محمد عبداللہ ملک

عورت کی حیثیت
(اسلامی تعلیمات کے تناظر میں)

اسلام دین فطرت ہے جس میں انسان کی طبعی، روحانی، جسمانی اور فطری ضروریات کی تکمیل کے لیے مکمل اور معقول بندوبست موجود ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کے خلعت فاخرہ سے سرفراز فرمایا:" لقد خلقنا الانسان فی أحسن تقویم." (۱) کے تحت بہترین سانچے کے تخلیق کر کے اولاد آدم کو عزت و تکریم بخشی بقولہ تعالیٰ" ولقد کرمنا بنی آدم "(۲) اور اپنی نیابت کا حامل بنا کر "واذقلنا للملئکۃ اسجدوا لادم" (۳) کے تحت مسجود ملائکہ بنایا، پھر انسان کی رشد و ہدایت کے لیے اپنے انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا۔ دین اسلام کو مکمل ضابطہ حیات و پسندیدہ دین بنایا۔قولہ تعالیٰ " الیوم أکملت لکم دینکم و أتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا." (۴) ترجمہ: (آج کے دن میں تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمتوں کا مکمل نزول کیا ور میں نے تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔)

اسی طرح رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارکہ کو" لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوۃ حسنۃ" (۵) کے مصداق احکام خداوندی بجا آوری کے لیے بہترین نمونہ عمل بنایا۔ آپ کی تعلیمات مقدسہ کی ضیا پاشیوں سے بزم انسانیت کو ظلمتوں اور تاریکیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ آپ کی تعلیمات میں جہاں آدمؑ کی انابت، نوحؑ کی استقامت اور ہودؑ کی لطافت پائی جاتی ہے۔ وہاں لحن داؤدی بھی ہے،جلال سلیمانی بھی ہے،صبر ایوبؑ وحزن یعقوبؑ بھی ہے۔یوسفؑ کی زینت و پاکیزگی بھی ہے۔شعیبؑ

Scanned by CamScanner

کی بردباری بھی ہے۔ الیاسؑ کا وقار، ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کا ایثار بھی ہے۔ موسیٰؑ کی رفعت بھی اور ذکر عیسیٰؑ بھی ہے۔ گویا کہ آپؐ جامع العلوم و الصفات ہیں۔

جن کی سیرت بہر انساں منفرد نظم حیات
ہیں محمدؐ سرورِ کونین فخرِ کائنات!

عورت کا مقام: عورت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے۔ عورت دنیا کی آبادکاری میں مردوں کے ساتھ برابر کی شریک ہے۔ عورت مرد کے دل کا سکون، روح کی راحت، ذہن کا اطمینان اور بدن کا چین ہے۔ عورت اُم البشر ہے۔ اس لیے قابل احترام ہے۔ عورت کا وجود انسانی تمدن کے لیے بے حد ضروری ہے۔ اگر عورت نہ ہوتی تو مردوں کی زندگی کے اندر اس قدر حسن و جمال محسوس نہ کیا جا سکتا۔ عورت بچپن میں ماں باپ، بھائی اور بہنوں سے محبت کرتی ہے۔ شادی کے بعد شوہر سے محبت اور اس کے گھر والوں سمیت سب کی خدمت کرتی ہے، ماں بننے کی صورت میں اپنی اولاد سے پیار و محبت کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی احسن طریقے سے تربیت پرورش بھی کرتی ہے۔ غرضیکہ عورت اس دنیا میں پیار و محبت اور وفا شعاری کا مرقع ہے۔ بقول اقبال:

وجود زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دروں

اسلام سے قبل عورتوں کی کوئی عزت و وقعت نہ تھی۔ اس کی حیثیت ایک بلامعاوضہ محنت اور مشقت اور خدمت و مزدوری کرنے والے غلام سے زیادہ نہ تھی۔ اسے خواہشات نفسانی کی تکمیل کے ساتھ ساتھ شوہر کی پوجا پاٹ پر مامور کیا جاتا تھا اور معمولی سی بات پر جانوروں کی طرح مارنے پیٹنے اور ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔ بعض اوقات اعضاء سے محروم کرنے کے علاوہ قتل بھی کر دیا جاتا تھا۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا اور کوئی بھی ان کا پرسان حال اور نجات دہندہ نہ تھا۔ قرآن مجید میں زندہ درگور کر دی

Scanned by CamScanner

جانے والی لڑکیوں کے متعلق ارشاد ہے کہ قیامت کے دن ان لڑکیوں سے ان کو دی جانے والی اس ذلت آمیز سزا کے متعلق پوچھا جائے گا۔

ارشاد باریٰ تعالیٰ ہے۔" واذا المودة سئلت بای ذنب قتلت"

اس کے علاوہ والد کی وفات کے بعد اس کی وراثت کے ساتھ اس کے بیٹے اس کی بیویوں کے بھی مالک بن جاتے تھے۔عورتوں کو وارثت کا حق حاصل نہ تھا۔عرب کے بعض قبیلے بیوہ ہونے کی صورت میں عورتوں کو گھرے سے باہر نکال دیتے تھے اور انہیں تاریک جھونپڑوں میں ایک سال کے عرصہ کے لیے قید میں رکھتے۔ انہیں ان جھونپڑوں سے باہر نکلنے کی ہرگز اجازت نہ تھی۔ نہ غسل کر سکتی تھیں اور نہ ہی کپڑے بدل سکتی تھیں۔ کھانا پینا اور دیگر ضروریات انہیں وہیں پوری کی جاتی تھیں۔پھر ایک سال پورا ہونے کے بعد جو عورتیں دم گھٹ کر مرنے سے بچ جاتیں۔ان کے آنچل میں جانوروں کی گندگی ڈال کر گندے لباس میں پورے شہر میں پھرا کر عدت پوری ہونے کا مذموم اعلان کیا جاتا تھا۔(۶)

ہندوستان میں عورتوں کے ساتھ ایسے دردناک اور ظالمانہ رویے اور سلوک روا رکھے جاتے تھے جنھیں سوچ کر انسان کا کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ ہندو دھرم میں عورت پر لازم تھا کہ وہ اپنے پتی کی زندگی میں اس کی پوجا کرے اور اس کے مرنے کے بعد اس کی لاش کی آگ کے شعلوں پر زندہ لیٹ کر ستی ہو جائے۔اس کے کوئی حقوق نہ تھے۔کوئی قانون ان کی مجبوریوں اور لاچارگیوں کا مداوا نہ تھا اور ستم بالائے ستم یہ کہ پوری انسانیت میں ان مظلوموں کے آنسو پونچھنے والا نہ تھا۔

مگر دین اسلام کو یہ فخر بجا طور پر حاصل ہے کہ اس نے انسانیت کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کر کے برابری کی بنیاد پر حقوق عطا کیے۔(۷)اسلام نے انسانی بنیادوں حقوق بشمول حقوق نسواں کے بارے میں بڑی ہدایات و جزئیات دی ہیں جو یقیناً اعلیٰ

Scanned by CamScanner

معیار کی ہیں اور انسانوں کو ان کے اعلیٰ مقام و حیثیت کا احساس دلاتی ہیں۔(۸)

دین اسلام کا دین العمل ہونا اس حقیقت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ دیگر دوست و دشمن اقوام کو بھی عزت و آبرو، جان و مال اور بنیادی حقوق حیات کی فراہمی کی ضمانت مہیا ہوتی ہے جو بلاشبہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اسلام واقعی زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے اور یہی وہ خصوصیت ہے جو اسے تمام ادیان اور نظام ہائے فکر سے ممتاز کرتی ہے۔(۹)

مولانا مودودی نے انسانی بنیادی حقوق کے ضمن میں باہمی حقوق و فرائض پر بحث کرتے ہوئے یہ بات واضح کی ہے کہ ان بنیادی حقوق کی فراہمی میں مسلمانوں کا معاملہ یہ ہے کہ وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات و فرامین کے پابند ہیں۔(۱۰)

گویا کہ اس نے انسانوں کو ان کے Basic Rights اور Birth Rights کی فراہمی کو یقینی بنانے کا اہتمام کیا ہے۔ بقول اقبال:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

مغربی مفکرین اس بات کا دعوی کرتے ہیں کہ بنیادی انسانی حقوق کی تاریخ صرف چند صدیوں کی تاریخ ہے اور مغرب میں مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں جو کچھ بھی ان حقوق کے بارے میں حاصل کیا گیا۔ آج پوری دنیا ان سے مستفید ہو رہی ہے لیکن قرآن حکیم نے جو تاریخ ہمارے سامنے پیش کی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس دن اولین انسان نے اس دنیا میں قدم رکھا تھا۔ بنیادی حقوق اور احترام انسانیت اس کے احساس و شعور میں اسی دن سے ہیں اور جہاں کہیں بھی انسانی حقوق کی بات ہوگی وہاں ان الہامی تعلیمات کا نور جھلکتا دکھائی دے گا۔(۱۱)

Scanned by CamScanner

امین احسن اصلاحی نے اسلامی ریاست کے ذمہ شہریوں کے چودہ حقوق نقل کیے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔ جان و مال اور عزت و ناموس کی حفاظت ،ذاتی ملکیت کی حفاظت ،شخصی آزادی،عقیدہ و مسلک کی آزادی، قانونی و معاشرتی مساوات، حاجت مندوں کی کفالت ،ناقابل ادا قرضوں کی ادائیگی ،مفت انصاف،صحت و تعلیم کی فراہمی، لوگوں پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالنا اور فریاد و اعتراض کرنے کا حق وغیرہ۔(۱۲)

وحدت نسل انسانی: اسلام نے انسانوں کے پیش کردہ امتیازی پیمانے توڑ کر پوری انسانیت کو ایک لڑی میں ایسا پرویا کہ اس سے وحدت نسل انسانی کا حقیقی شعور اجاگر ہوا۔ اسی طرح مرد و زن کی تفریق کو مٹاتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو؛ تم سب اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور پھر ان دونوں میں سے بہت سے مرد اور عورتیں زمین میں پھیلائیں۔(۱۳)

حفاظت نسل انسانی کا اس قدر اہتمام فرمایا کہ ایک نفس کو ناحق قتل کرنے کے فعل کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا۔(۱۴)

دین اسلام نے انسانوں کے لیے بہترین عائلی نظام متعارف کرایا اور خاندان و معاشرہ کے باہمی تعلق اور سلسلہ خاندان و نسل کی حفاظت کے لیے ازدواج و خاندان کے بے مثال اور ابدی قواعد و ضوابط وضع کیے۔ چونکہ ایک خاندان معاشرہ کا بنیادی یونٹ ہوتا ہے ، اس کی اصلاح اس لیے ضروری ہے کہ یہ اگر ٹھیک ہو تو سارا معاشرہ ٹھیک ہو سکتا ہے اور اگر اس میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو سارا معاشرہ بگاڑ کا شکار ہو جاتا ہے ۔ اس لیے شریعت اسلامیہ نے سلسلہ نسل کے تحفظ کے لیے عقد و نکاح کے احکام عطا کیے پھر اس سے وجود میں آنے والے خاندان کی حفاظت و استحکام کے لیے ہدایت دی ہیں۔(۱۵)

خلیفہ عبدالحکیم نے اپنی کتاب "Fundamental Human Rihghts" میں لکھا ہے:

Scanned by CamScanner

"The instinct of self preservation is a basic natural urge of life in all its gradtions.But for human beings the self to be preserved is only the individual physical entity his essential self is social self."

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عورت کو جو مثالی مقام حاصل ہے وہ کسی دوسرے مذہب میں مفقود نظر آتا ہے۔عورت کو بحیثیت مجموعی قوموں کی تربیت و کردار سازی کی اعلیٰ ترین مقدس درس گاہ کا درجہ حاصل ہے۔بقول شاعر:

اپنی عظمت کو ذرا اپنی نگاہوں سے بھی دیکھ
تیرے جلووں سے ہے معمور ضمیر انساں
برف تو برف ہے پتھر بھی پگھل سکتے ہیں
تو جو بیدار کرے آتش قلب سوزاں

اسلام میں عورت کا مقام ہر لحاظ سے بلند ہے خواہ وہ بیٹی کے روپ میں ہو،ماں کے روپ میں ہو یا بیوی کے روپ میں۔ ہر روپ میں اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

محمد بن قاسم نے سندھ میں ایک عورت کی فریاد پر راجہ دہر سے مسلمان عورتوں کو آزاد کرانے کے لیے جنگ کی۔اسلامی تاریخ عورتوں کے اہم کردار اور مقام وفضیلت کے بیان سے بھری پڑی ہے۔حضرت ہاجرہ اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی پیاس بجھانے کے لیے پانی تلاش میں صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پہاڑیوں کو اپنی نشانیاں قرار دیتا ہے۔بقول تعالیٰ " ان الصفا و المروة من شعار اللہ" (بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے :البقرہ)

اور نہ صرف یہ بلکہ قیامت تک حج بیت اللہ کرنے والوں پر ان مقام پر دوڑنا

لازم قرار دیتا ہے۔ حضرت مریم کے ہاں بغیر باپ کے عیسی علیہ السلام کی ولادت ہوتی ہے تو لوگوں کے اس خلاف فطرت ولادت پر اعتراضات کا جواب اور ماں کی عصمت وعفت کی گواہی کے لیے اس نومولود بچے کو زبان نبوت عطا کرتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ پر تہمت لگائی جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکمتا خاموش کر کے خود خالق کائنات ان کی پاکیزگی وتطہیر کی گواہی کے لیے آیات نازل فرماتا ہے۔

بیٹی کی حیثیت میں عورت کا مقام: اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہے۔ وہی اولاد عطا کرتا ہے۔ اولاد بیٹوں کی صورت میں ہو تو نعمت ہے۔ بچیوں کی صورت میں ہو تو رحمت وعنایت ہے کیونکہ اللہ ہی بیٹے اور بیٹیاں دینے پر جہاں قدرت کاملہ رکھتا ہے وہاں اولاد رکھنے کی بھی طاقت رکھتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے تناظر میں بیٹے اور بیٹی کے درمیان کوئی فرق نہیں روا رکھا جاتا۔ قرآن حکیم میں مشرکین ومنافقین کی اس روش کی مذمت کی ہے کہ جب ان میں کسی کو بیٹی کی پیدائش کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ غصہ کی وجہ سے سیاہ ہو جاتا ہے۔ ارشاد باریٰ تعالی ہے:

"واذا بشر أحدھم بالأ نثی ظل و وجھہ مسوداً وھو کظیم"

ترجمہ: (اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ پریشانی سے سیاہ ہو جاتا ہے اور غصے میں جاتا ہے)

اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالی نے اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل کرنے سے منع فرماتے ہوئے احساس دلایا کہ میں ہی تمہیں اور تمہاری اولاد کو رزق دینے والا ہوں۔

اسلام میں بچیوں کی بہترین پرورش وتربیت اور ان سے حسن سلوک کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین لڑکیوں کی اس طرح پرورش کرلے کہ ان کو آداب سکھائے اور ان پر مہربانی کا برتاؤ کرے تو اللہ اسے ضرور جنت میں داخل کرے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کہ اگر کسی کی تین

Scanned by CamScanner

لڑکیاں نہ ہوں تو پھر اس کا معاملہ کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ خواہ کوئی شخص دو لڑکیوں کی پرورش بھی کرے یا ایک لڑکی کی پرورش و تربیت کرے تو اسے بھی اللہ جنت میں داخل کر دے گا۔ (۱۷)

اسی طرح حضرت عائشہؓ کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی بیٹیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہے تو یہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے پردہ اور آڑ بن جائیں گی۔ (۱۸)

عورت کو اسلام سے پہلے وراثت کا حق نہ تھا۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں کیا گیا۔ انہیں حلال روزی کمانے اور ترکہ کا وارث و حق دار قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

للرجال نصیب مما اکتسبوا و للنسآء نصیب مما اکتسبن" (۱۹)

ترجمہ: (مردوں کے لیے اس میں حصہ ہے جو وہ کماتے ہیں اور عورتوں کے لیے اس میں حصہ ہے جو وہ کماتی ہیں)

وراثت کے ضمن میں بعض لوگ عورتوں کے حصے پر اعتراض کرتے ہیں کہ دین اسلام ایک مرد کو ترکہ میں سے دو عورتوں کے برابر حصہ کیوں دیا گیا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ مرد چونکہ نان و نفقہ کا ذمہ ہوتا ہے۔ اس لیے اس کی کفالتی ذمہ داریوں کے باعث اس کو زیادہ حصہ کا حق دار ٹھہرایا گیا ہے۔ جب کہ عورت کو والدین اور شوہر کی وارثت میں سے حصہ ملنے کا علاوہ نان و نفقہ کی ذمہ داری سے آزاد رکھا گیا ہے۔ درحقیقت مقتول کی دیت اس کی بیوہ کو پوری ملتی ہے مگر مقتولہ کی دیت اس کے مرد کو نصف ملتی ہے کیونکہ بیوہ عورت پر مرد کے بعد گھر کی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے دو گنا دیت کا حق دار بنایا گیا ہے جب کہ عورت کے بعد مرد کو اسی لیے آدھی رقم ملی ہے کیونکہ مرد کو کفالت کی استطاعت حاصل ہوتی ہے۔

جب بچی سن بلوغت کو پہنچتی ہے تو اس کے نکاح کا بندوبست کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ اس کی عصمت وعفت کی حفاظت ہو سکے۔ اللہ تعالی نے تمام لوگوں کو غلاموں اور لونڈیوں وغیرہ کو نکاح کا حکم دیا ہے۔(۲۰)

شریعت اسلامیہ جس نظام فکر کی داعی ہے۔اس میں عزت وآبرو کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا ہے۔اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ ایمان والے مردوں کو کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور مسلمان عورتوں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔(۲۱)

اسی طرح عورتوں کو اوڑھنیاں لینے اور اپنی زینت کا اظہار کھلے عام کرنے سے منع فرمایا گیا۔ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے کی بھی سختی سے ممانعت کر دی گئی اور اس کے مرتکب کو سخت سزا (قذف) مقرر کی گئی ہے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

" والذین یرمون المحصنت ثم لم یاتو ا باربعه شهداء فاجلدوهم ثمین جلده و لا تقبلو نهم شهادة ابدا"(۲۲)

ترجمہ:(اور وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور اس پر چار گواہ پیش نہیں کرتے انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی آئندہ کے لیے ہرگز قبول نہ کرو)

اس کے برعکس مغرب میں عفت وعصمت کی حفاظت اور بروقت شادی کرنے اور عورتوں کے باہمی اختلاط کو روکنے اور اسلام کی طرح خاندنی و عائلی نظام کو بگاڑنے سے بچانے کا کوئی موزوں انتظام موجود نہیں ہے۔اس لیے جنسی آزادی، آزادانہ میل جول، نکاحوں کی کمی، طلاقوں کی زیادتی اور نکاح کے بغیر یا عارضی ناجائز تعلقات کی کثرت کے باعث انسانیت پھر سے حیوانیت کی طرف واپس جارہی ہے۔(۲۳)

ماہر طبیعات مسز ڈسن شا، کہتی ہیں کہ "ہماری تہذیب کی عمارت کی دیواریں منہدم ہونے کو ہیں۔ اس کی بقا کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ مردوں اور عورتوں کے

Scanned by CamScanner

آزادانہ میل جول پر پابندی عائد کی جائے۔(۲۴)

یہ بھی حقیقت ہے کہ مغربی دنیا ایڈز کے پھیلاؤ سے بھی خاصی پریشان نظر آتی ہے کیونکہ ایڈز پھیلنے کی وجوہات میں سے ایک وجہ آزادانہ میل میلاپ بھی ہے۔ ایک سروے کے مطابق اس صدی (2000 تک) کے آخر تک ایک کروڑ سے ڈیڑھ کروڑ لوگ ایڈز سے متاثر ہوں گے اور ڈیڑھ کروڑ سے زائد بچے جن کی عمر 10 سال سے کم ہوگی مر جائیں گے۔(۲۵)

اسی طرح کے ایک اور تجزیے کے مطابق 1997ء کے آخر تک دنیا میں تین کروڑ سے زائد افراد ایڈز کا شکار ہوئے جن میں سے 15 لاکھ مر گئے۔ 42 فیصد عورتیں بھی اس مرض کا شکار ہوئیں۔ جب کہ پاکستان میں صرف 138 مریض اس میں مبتلا ہوئے۔(۲۶)

نیوز ویک میں ایک مضمون بعنوان "Women in Assualt" (عورت حملے کی زد میں) چھپا جس میں شادیوں اور طلاقوں کے اعداد و شمار پیش کرنے کے بعد بتایا گیا کہ امریکہ میں ہر سال تیس، چالیس لاکھ عورتیں جسمانی تشدد کا نشانی بنتی ہیں۔(۲۷)

ان حقائق سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عورتوں کی عفت وعصمت کا جو ابدی اور بے مثال نظام متعارف کرایا گیا ہے۔ اسے اختیار کرنے سے ایسی تمام برائیوں اور ان کے محرکات کو مسدود کیا جاسکتا ہے۔ یوں تو انسان نے بہت ترقی حاصل کی ہے۔ نئی نئی سائنسی ایجادات سے بہ ظاہر زندگی کو بڑا آسان بنا دیا گیا ہے لیکن آج کا انسان سکون و امن کا متلاشی ہے۔ امن کے حصول کے لیے وہ کبھی کسی نظام فکر کی طرف راغب ہوتا ہے اور کبھی کسی دوسرے نظام کی عارضی چمک اس کی آنکھوں کو خیرہ کرتی ہے۔ حالانکہ تمام نظام ہائے فکر ان مسائل کے حل میں ناکام ہو گئے ہیں اور اسلام جیسے نظام کی تلاش میں ہیں۔ بقول اقبال:

Scanned by CamScanner

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزر گاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاؤں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا

اسلامی معاشرے میں عورت کو مناسب تحفظات و رعایتیں حاصل ہیں لیکن غیر مسلم لوگ اور ان سے متاثرین چند افراد ان رعایات کو عورت کی حق تلفی سمجھ کر اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈا کرتے ہیں حالانکہ عورتوں کو بعض معاملات میں استثنائی حیثیت دراصل ان کو حاصل اعلی مقام کی ترجمانی کرتی ہے مثلاً حدود میں گواہی کی سہولت دی گئی کیونکہ ہم میں سے کوئی بھی اپنی عورت کو تھانوں اور کچہریوں میں گواہی کی خاطر ذلیل و خوار نہیں دیکھنا چاہتا۔ اسی طرح لین دین کے معاملہ میں دو آدمیوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کا ذکر کیا گیا تاکہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔(۲۸)

قابل افسوس بات یہ ہے کہ بعض جدید تعلیم یافتہ اصحاب حقوق نسواں کے حوالے سے دوہرے اور متضاد رویے اپنا کر عجیب گفتگو کرتے ہیں۔ انہیں اس بات کا بھی علم ہونا چاہیے کہ بچے کی پیدائش، بچے کے زندہ و مردہ پیدا ہونے کی تصدیق اور کسی کنواری یا شادی شدہ عورت کی بکارت (Virginity) کا تعین بھی عورت ہی کی گواہی سے ہوتا ہے اور اس کا مقصد بھی وراثت و حق مہر وغیرہ کی تصدیق ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کو عبادات مثلاً نماز، روزہ، حج اور سفر میں بھی سہولت دی گئی ہے۔ ان شرعی احکام میں دی گئی رعایت کو حق تلفی سے تعبیر کرنا سراسر زیادتی ہے۔(۲۹)

بحیثیت ماں عورت کا مقام: ماں کا رتبہ و مقام اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بہت بلند بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر والدین کی عزت و تکریم بیان کرتے ہوئے انہیں اف تک نہ کہنے نہ جھڑکنے اور اچھی طرح گفتگو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی

طرح کسی مقام پر ان کی خاطر رحمت کے کندھے جھکانے اور ان پر رحم و کرم کی دعا کی تلقین کی گئی۔ اسی طرح اپنی عبادت کے ساتھ ہی والدین سے احسان کرنے کا حکم دیا گیا کیونکہ جس طرح وہ اپنے بچوں کی بے لوث پرورش کرتے ہیں یہ انہی کا حق ہے کہ ان سے حسن سلوک روا رکھا جائے۔(۳۰)

والدین اور (بالخصوص) ماں کی قدر و منزلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ حسن سلوک کی مستحق ماں ہے اور اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔(۳۱) اسی طرح بوڑھی عورتوں کی خدمت کے ثواب کو جہاد کرنے، ساری رات عبادت کرنے اور لگاتار روزہ رکھنے کے ثواب کے برابر قرار دیا گیا۔(۳۲)

بیوی کی حیثیت سے عورت کا مقام: بیوی اولاد کی تربیت و پرورش کے لحاظ سے پہلی معلمہ ہے جو مرد کی موجودگی و عدم موجودگی میں اس کے گھر بار کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ بچوں کی نگہداشت اور خاوند کے والدین اور بہن بھائیوں کی بھی خدمت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مذاہب عالم کے تصور زن کے بالکل برعکس دین اسلام نے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک اور مردوں کی طرح ان کے حقوق کی پاسداری کا درس دیتے ہوئے "عاشر وھن باالمعروف" کے تحت ان کے ساتھ زندگی اچھی طرح سے گزارنے کی تلقین فرمائی ہے۔ عورت اور مرد کو تخلیقی اعتبار سے مساوی قرار دیا، عورتوں کو شوہروں کے لیے سکون اور باہمی محبت و رحمت کا اہم ذریعہ قرار دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"خلق لکم من أنفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا و جعل منکم مودة و رحمة"

ترجمہ: (اور اس نے تم میں تمہارے لیے جوڑے بنائے تاکہ تم اس سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے اندر محبت و رحمت پیدا کر دی۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Scanned by CamScanner

"احسنکم احسن لا ھلہ" تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی اہل کے ساتھ اچھا ہو۔(۳۳)

اسلامی تاریخ ایسی صحابیات رضی اللہ عنھن اور دیگر عظیم عورتوں کے کردار اور کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ جنہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے دین وملت کی ہر شعبہ زندگی میں اسی طرح راہنمائی کی کہ ان کی خدمات آنے والی نسلوں کے لیے آسمان پر موجود ستاروں کی طرح مشعل راہ ہیں۔ پڑھنے پڑھانے کا مسئلہ ہو تو حضرت حفصہ اور ام سلمہؓ کا نام ذہنوں میں ابھرتا ہے۔ فقہ کا معاملہ ہو تو زنیب بن ام سلمہ اور حضرت عائشہؓ فن حرب میں حضرت صفیہؓ شاعری میں حضرت ثناء اور ام سلمہؓ قرآن وحدیث کے شعبہ میں حضرت ام عطیہ، اسماء بنت ابی بکر، ام ہانی اور فاطمہ بنت قیس، خوابوں کی تعبیر کے سلسلہ میں حضرت اسماء، گھوڑ دوڑ کی مہارت میں اور باغبانی میں بھی حضرت اسماء اور فاطمہ بنت قیس، فقہی مسائل کے حل میں فریحہ بنت مالک اور حفظ وقرأتِ قرآن میں حضرت عائشہؓ، حفصہؓ، اُم سلمہؓ اور حضرت مدقہؓ اور درس قرآن میں ام سعد کو مہارت حاصل تھی۔(۳۴)

ایک روایت ہے کہ مروان کو ایک مسئلہ معلوم کرنا تھا، کہتا ہے جب ہمارے درمیان ازدواج مطہرات موجود ہیں تو کسی دوسرے سے کیوں اور کس لیے دریافت کریں۔(۳۵)

اسی لیے ایک شاعر عورت کی عظمت کا احساس دلاتے ہوئے کہتا ہے:

درحقیقت قوم کی کشتی کی باں ہے تو
تیری آغوش محبت درس گاہ قوم ہے

عصر جدید میں انسانی حقوق اور حقوق نسواں کا شعور: بنیادی انسانی حقوق کی جدوجہد کا اصل آغاز گیارہویں صدی میں برطانیہ میں ہوا جہاں 1037ء میں جان کانریڈ دوم

(John Conradell) نے ایک مسودہ قانون پارلیمنٹ میں پیش کیا۔ 1188ء میں الفانسونہم (Alfanso IX) نے حبس بے جا کا قانون منظور کروایا۔ 1350ء میں برطانوی پارلیمنٹ نے میگنا کارٹا کی توثیق کرتے ہوئے عدالتی کارروائی کے بغیر بے دخلی اور قید کی سزا کی ممانعت کر دی اور سزائے موت کو بھی ختم کر دیا۔

چودھویں صدی سے سولھویں صدی کے آخر تک آمریت اور بادشاہت حاوی رہی اور کوئی کامیاب جدوجہد اس حوالے سے نہ ہو سکی۔ 1674ء میں برطانوی پارلیمنٹ نے شہریوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے قانون منظور کیا اور 1689ء میں حقوق کا بل (Bill of Rights) منظور کیا گیا۔(۳۶)

1789ء میں انقلاب فرانس کے بعد انسانی حقوق کا منشور (Declaration of Human Rights) نمودار ہوا۔ مغرب میں انسانی حقوق کے حوالے سے عوامی اور حکومتی سطح پر مسلسل کوششیں ہوتی رہیں۔ اس میں امریکی اعلان آزادی کو خصوصی اہمیت حاصل ہے جس کا مسودہ تھامس جیفرسن (Thomas Jefferson) نے تیار کیا۔ 1789ء میں فرانس کی قومی اسمبلی نے حقوق انسانی کے منشور کو منظور کیا جسے "Declaration of the Rights of Man" کہا جاتا ہے۔ 1793ء میں تھامس بین Thomas Bane نے ایک کتابچہ شائع کیا۔ جس کا عنوان حقوق انسان (The Rights of Man) تھا۔(۳۷)

انڈیا میں کم سنی کی شادی سے متعلقہ "Hindu Child Marriage Bill" جو ساردا بل کے نام سے مشہور ہے۔ 23 ستمبر 1929ء کو قانون ساز اسمبلی نے منظور کیا۔ چند علماء نے اسے مسلمانوں کے لیے بھی منظور کرنے کا مطالبہ کیا مگر اکثر علماء نے اسے مسلمانوں کے عائلی قوانین میں مداخلت قرار دیتے ہوئے اس کی مخالفت کی جس کی وجہ سے مسلمان لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے اس بل کو لاگو نہ کیا جا سکتا۔(۳۸)

Scanned by CamScanner

پاکستان میں 1961ء میں مسلم فیملی لاء (مسلمانوں کا عائلی قانون) کا نفاذ ہوا جسکے ذریعہ سے نکاح کی رجسٹریشن۔ دوسری شادی کی اجازت اور طلاق دینے کا طریقہ لازمی قرار دیا گیا۔ اسی طرح بغیر اجازت شادی کرنے پر سزا بھی تجویز کی گئی۔ بیک وقت ایک ہی مجلس میں دی گئی تین طلاقوں کو صرف ایک ہی طلاق سمجھتے ہوئے نوے دنوں کے اندر اندر ثالثی کونسلوں کے ذریعے سے فریقین کے مابین صلح کرانے کو کہا گیا۔ عدم صلح کی صورت میں ثالثی کونسل کے چیئرمین کی طرف سے "عقد ثانی" کرنے اور طلاق کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی پابندی لگائی گئی۔ 1979ء میں حدود آرڈیننس کے ذریعہ سے عورتوں کی عفت و عصمت کے تحفظ کے لیے اقدامات کیے گئے۔ قصاص و دیت کے قوانین بنائے گئے۔ خواتین کی ترقی کے لیے وومن ڈویژن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کے بعد "ماں بچاؤ مہم" کے ذریعے سے عورتوں کی بیماریوں اور مسائل پر خصوصی توجہ دی گئی۔ سماجی بہبود اور خواتین کی ترقی کی باقاعدہ وزارت قائم کی گئی۔ اس کی وزراء میں بیگم وقار النساء، عفیفہ ممدوٹ، عطیہ عنایت اللہ، ناہید خان، نیلوفر بختیار اور زبیدہ جلال کے نام نمایاں ہیں۔

موجودہ حکومت نے ایل۔ایف۔او (Leagal Frame Work Order) کے تحت اسمبلیوں میں خواتین کی خصوصی نشستیں مختص کیں۔ حدود آرڈیننس میں مجوزہ ترامیم کا بل اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان کی سفارشات و مشاورت حاصل کرنے کے لیے اس کونسل کے سپرد کیا۔ قومی اسمبلی نے تحفظ و حقوق خواتین ایکٹ 2004ء منظور کیا جسے مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھنے والی خواتین رکن پارلیمنٹ نے پیش کیا۔ اس میں بچوں کی تعلیم لازمی قرار دیا گیا۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو زندگی کے تمام شعبوں میں عورتوں کی مساوی شرکت کو یقینی بنانے کی ہدایت کی گئی۔ جنس کی بنیاد پر تنخواہ کی ممانعت کر دی گئی۔ عورتوں پر ظلم و ستم کرنے پر تین سال تک سزا بمعہ پچاس ہزار جرمانہ کی سزا تجویز کی گئی۔

Scanned by CamScanner

چولہا پھٹنے سے عورتوں کی ہلاکت کا ذمہ دار گھر والوں کو بھی ٹھہرایا گیا۔عورت کو شادی کے معاملے پر ناجائز دباؤ یا سختی کو جرم قرار دینے اور ایک سال اور جرمانہ کی سزا تجویز کی گئی۔ 2004ء کے اختتام تک تمام جیلوں میں ویمن پولیس کے زیر اہتمام خواتین قیدیوں کے لیے ایک الگ احاطہ قائم کرنے کا حکم دیا گیا۔ اسلامی نظریاتی کونسل ،منصوبہ بندی کمیشن اور پی آئی اے کے بورڈ آف ڈائریکٹرز ،خود مختار اداروں اور اعلی تعلیمی کمیشن میں کم از کم ایک تہائی نشستیں خواتین کے لیے مخصوص کی گئیں۔ بیوگان اور یتیموں کی وراثت کے معاملات کا چھ ماہ کے اندر اندر فیصلہ کرنے کو کہا گیا۔پاکستان کی خواتین کو اسی طرح تحفظ و اختیار دینے کو یقینی بنانے کا حکم دیا گیا۔ تا کہ وہ مساوی شہری ہونے کی حیثیت سے عزت و وقار کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔(۳۹)

اسی طرح ''کاروکاری'' یعنی مرضی سے شادی کرنے والے جوڑے کو پنچائیت کے ذریعے سزائے موت دینے کے مرتکب اور غیرت کے نام پر قتل "Honour Killing" کا ترمیمی بل بھی قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا، جس میں ہر دو صورتوں میں قاتل کو کوئی رعایت نہ دیتے ہوئے ''سزائے موت'' عمر قید اور جرمانہ وغیرہ کی سزا تجویز کی گئی اور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی موجودگی میں فریقین کی صلح کو مشروط کر دیا گیا۔ ماہرین قانون اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے نمائندوں نے اس پر تنقید کی اور اس کی متعدد دفعات کو غیر مناسب قرار دیا اور اس میں بہت سی خامیوں اور اسے جلدی میں "Passed" کرنے پر حکومتی بینچوں پر تنقید کی۔ کچھ لوگوں نے اسے حقوق نسواں کے ضمن میں اہم پیش رفت اور حکومت کا کارنامہ قرار دیا۔قومی اسمبلی نے اس بل کو کثرت رائے سے 24 اکتوبر 2004ء کے سیشن میں منظور کر لیا۔(۴۰)

بہرحال پاکستانی تاریخ میں حقوق نسواں و ترقی کے لیے خاطر خواہ اقدامات کیے گئے۔اللہ تعالی کی بارگاہ اقدس میں دعا ہے کہ پاکستان کو صحیح اسلامی فلاحی مملکت بنائے اور

Scanned by CamScanner

اس کے باسیوں کو باہمی محبت و ہم آہنگی کے ساتھ اس مادر وطن کے استحکام اور امن و آشتی کے قیام کی توفیق دے اور اسے اندرونی و بیرونی خطرات سے محفوظ و مامون رکھے۔(آمین)

آسماں ہوگا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کو سیماب پا ہوجائے گی

⁘⁘⁘⁘⁘⁘

حوالہ جات

1۔ التین:۴

2۔ الاسراء:۷۰

3۔ البقرہ:۳

4۔ المائدہ:۳

5۔ احزاب:۲۱

6۔ اسلام میں عورت کا مقام از عبدالمصطفےٰ اعظمی پروگیسو بکس اردو بازار لاہور، ۱۹۹۵ء:۶

7۔ سورہ البلد:۱۳

8۔ النور:۱۲

9۔ النساء:۹۲

10۔ المجادلہ:۳

11۔ اسلام اور بنیادی انسانی حقوق،ڈاکٹر خالد علوی،ص۱۴

12۔ اسلامی ریاست،امین احسن اصلاحی،انجمن خدام القرآن لاہور، ۱۹۷۷ء،ص ۹۸

13۔ النساء:۱

Scanned by CamScanner

14۔ المائدہ:۳۲

15۔ اسلام کا دستوری قانون، شریعہ اکیڈمی، اسلام آباد ۱۹۹۷ئص ۲۰

16- Fundamental Human Rights, by: Khalifa Abdul Hakeem Lahore, P-II

17۔ مشکوۃ المصابیح:۱،ص:۴۱۹

18۔ ایضا،ص:۴۴۱

19۔ النسآء:۳۲

20۔ النسآء:۸۱

21۔ النسآء:۲۹،۳۱

22۔ النور:۴۰ تا ۵۰

23۔ اسلام اور افکار نو از شیخ محمد علی اسلامک بک کارپوریشن کراچی ۱۹۸۷ء،ص ۴۰

24۔ اسلامی نظریہ حیات از پروفیسر خورشید احمد شعبہ تالیف کراچی یونیورسٹی،ص ۸۲

25۔ روزنامہ جنگ لاہور،میگزین مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۹۵ء

26۔ رپورٹ خالد شافی، روزنامہ جنگ ،لاہور ۱۴ نومبر ۱۹۹۷ء

27۔ مقالات سیرت ،ڈاکٹر لیاقت علی نیازی، وزارت مذہبی امور اسلام آباد، ۱۹۹۵ء،ص ۶۳

28۔ البقرۃ:۲۸۲

29۔ اسلام میں عورت کی استثنائی حیثیت اور اس کی وجوہ،شریعہ اکیڈمی اسلام آباد،ص ۱۴

30۔ بنی اسرائیل: ۲۳ تا ۲۶ ،لقمان: ۱۴، حقاف: النسآء:۳۶

31۔ ترمذی شریف، ج:۲، بخاری، ج:۲، مسلم ج:۲' منشور، ج:۹

32۔ مشکوۃ: ج:۲،ص:۴۴۲

33۔ مشکوۃ المصابیح: ج:۱،ص:۲۸۰

Scanned by CamScanner

34- حصول علم اور خواتین، ڈاکٹر سکینہ مسعود، وزارت مذہبی امور اسلام آباد ۱۹۹۳ء، ص:۸۸_۸۹

35- مسند احمد، ج:۹، ح:۲۱۳

36- Henry Marsh"Document of Liberty:London,1971,P-51

37- Gaills Exejcofor"Perfection of Human Rights Under Law" London, 1964, P-3

38- محبوب احمد" ساردا بل اور قانون انسداد شادی بچگان مسلمانان ہند کا ردعمل" فکر و نظر اسلام آباد، اکتوبر تا دسمبر ۱۹۹۹ء، ص:۱۱۵

39- اداریہ المباحث الاسلامیہ، سید نصیب علی ہاشمی (ایم۔ این۔ اے) ۱۶ تا ۱۵ ستمبر ۲۰۰۴ء

40- روزنامہ جنگ راولپنڈی مورخہ ۱۲۵ اکتوبر ۲۰۰۴ء

Scanned by CamScanner